رجسٹرڈ نمبر ۔ ل ۲۰۳۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر | خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد | می گفت گدا بودن کنعان خوشتر

کاکوری اخبار

پنجاہ و دوم

ایڈیٹر و منیجر ضمیر الدین

جلد ۷ | کاکوری شنبہ ۱۶ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۱۵ شوال المکرم سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۱۴

ادبیات

(غزل از مولوی تحسین الدین صاحب عیش بی اے کاکوروی (شاگرد حضرت علامہ نیر مرحوم مغفور))

یکایک دل میں درد سا پیدا ہوا کچھ ہی
محبت والے سمجھینگے کہ اسکو ہو گیا کچھ ہی

یہ کہتے ہیں کہ حسن و عشق میں بھی سلسلہ کچھ ہی
یہ سچ ہے آگ پانی میں بھی شاید واسطہ کچھ ہی

بیان درد و غم کرتے اگر مجبور رہیں ہمدم
ہمارے ہمسفر کے ساتھ انکا تذکرہ کچھ ہی

بنا دے بیقرار ہمیں ہیں برق تپاں عالم
ابھی تو غلبۂ مضطر میں سکوں کا شائبہ کچھ ہی

کرم کے بدلے ہم پر ہی اگر مشق ستم جاری
خوشا قسمت کہ ہم میں اور ان میں واسطہ کچھ ہی

دفور شوق و بیتابی میں تجھ سے کیا کہیں ہمدم
زباں سے کچھ نکلتا ہے ہمارا مدعا کچھ ہی

مسیحا شوق سے آئیں علاج درد دل کرنے
مگر اتنا تو فرما دیں محبت کی دوا کچھ ہی

اندھیری رات طوفان خیز موجیں اور تنہا ہم
کوئی ناخدا اپنا نہ منزل کا پتہ کچھ ہی

جسے دیکھو وہ پژمردہ نظر آتا ہے عالم میں
سبب کیا ہے کہ افسردہ دل بے مدعا کچھ ہی

مریض غم کی حالت دیکھکر یہ چارہ گر بولے
یہ بیمار محبت ہے بھلا اسکی دوا کچھ ہی

جدھر دیکھو ادھر ہی ہو کا سناٹا
عجب حیرت فزا گور غریباں کی فضا کچھ ہی

شب فرقت کوئی مونس نہ غمخوار ہے اپنا
بس اک امید باقی ہے اسی کا آسرا کچھ ہی

چھری گردن پہ رکھے ہیں مگر ہم اف نہیں کرتے
وہ کہتے ہیں کہ عیش اب بھی پابند وفا کچھ ہی

آنسو

صحت و تندرستی کی ضمانت

ہم میں سے ہر شخص کبھی نہ کبھی ضرور رویا ہوگا مگر بہت کم لوگ آنسوؤں کی غیر شاعرانہ تشریح سے واقف و آگاہ ہیں۔ سنیکا مشہور رومی فلسفی لکھتا ہے:۔ آنسو گرتے ہی ہیں خواہ ہم انھیں کتنا ہی روکیں اور جب طفل اشک گر جائے تو اٹھتا نہیں مچل جاتا ہے مگر گرنے کے بعد دیکھو تو کیسی فرحت ہوتی ہے۔

اسمیں شک نہیں کہ جسمانی طور پر بھی ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر رنج و غم کی شدت کیوجہ سے ہم خوب رو لیں تو جی ہلکا ہو جاتا ہے۔ بیشک بیقرار قہقہوں کے باعث بھی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور یہ بھی صحت کیلئے اچھے ہیں قدرت کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ جب شدت رنج و غم سے ہمارا دل بھر آتا ہے تو ہمیں آنسو بہانے ہی چاہئیں انھیں روکنا درست نہیں۔ سائنس اسکے بارہ میں یہ کہنے کی جرأت کرتی ہے اور اس نتیجے پر پہونچی ہے کہ جب رنج و غم سے انسان کا جسم ناتوانی اور نقاہت محسوس کرتا ہے تو "دل کے زخم" کو دھونے کیلئے ایک طرح کا مادہ تیزابی جسم سے نکلتا ہے اور وہ صحت کو برقرار رکھنے کیلئے ازبس ضروری ہے۔

آنسو جانوروں کی آنکھوں میں بھی آتے ہیں مگر کم مقدار میں۔

ہمارے آنسو زیادہ مقدار میں ... کے نکلتے ہیں کہ ہمارا اعصابی نظام ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاکوری اخبار

جلد ۷ | کاکوری۔ شنبہ ۱۶ر نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۴

وطن کی عید

وسط رمضان سے مختلف مقامات سے اطلاعیں آرہی تھیں کہ رمضان کا چاند ۲۹ر شعبان (چہارشنبہ) کو دیکھا گیا اور پہلا روزہ پنجشنبہ کو ہوا اسوجہ سے لوگ پریشان و متردد تھے کیونکہ یہاں ۳۰ر شعبان (پنجشنبہ) کو چاند دیکھا گیا اور جمعہ کے دن سے رمضان کی چہل پہل شروع ہوئی۔ اسطرح پر کچھ لوگ جمعہ کو اور کچھ شنبہ کو عید ہونے کی اُمید کرتے تھے لیکن قدرت نے اُن لوگوں کے خیال کو باطل کر دیا جو جمعہ کو عید کے انتظار میں تھے۔ پنجشنبہ کو مطلع بالکل صاف تھا لیکن چاند نظر نہیں آیا اور جمعہ کو بہت صاف طور پر چاند دیکھا گیا اور کوئی شک و شبہ باقی نہ رہا تھا اسلئے اُسیوقت سے عید کے انتظامات شروع ہوگئے۔ نہ صرف ہمارے قصبہ اور مضافات میں بلکہ صوبہ اودھ میں ۲۹ر کا چاند ہوا اور شنبہ کو عید کا تہوار منایا گیا۔ نماز دوگانہ حسب دستور محلوں کی مسجدوں، جامع مسجد، تکیہ شریف اور عیدگاہ میں پڑھی گئیں۔ عیدگاہ میں بہت کثیر مجمع تھا نہ صرف عوام کا بلکہ قصبہ کے بہت سے سربرآوردہ حضرات نے بھی چونکہ اب عیدین کی نماز عیدگاہ میں پڑھنے کے فلسفہ کو پوری طور پر سمجھ لیا ہے اور عرصہ سے اسپر عامل ہوگئے ہیں۔ عیدگاہ کے وسیع چبوترہ کے علاوہ دور تک نمازیوں کی صفیں تھیں۔ عیدگاہ میں امامت حاجی مولوی مصطفےٰ حسن علوی ایم۔اے، پروفیسر لکھنؤ یونیورسٹی نے کی اور بڑی خوش الحانی سے نماز و خطبہ پڑھا۔ عیدگاہ میں نماز عید الفطر سالہائے ماسبق میں ٹھیک دس بجے شروع ہوتی رہی ہے۔ اس بار امام صاحب نے قبل نماز وعظ شروع کر دیا تھا جسمیں غیر معمولی طوالت ہوئی اور بڑے تقاضوں کے بعد نماز ۱۰ بجکر ۴۰ منٹ پر شروع ہوئی۔ تقریباً ایک گھنٹہ وعظ میں صرف ہوا۔ ہمارے خیال میں یہ موقع کسی بسیط تقریر کے نہیں ہوتے ساتھ ہی پُرانی روایات و مضامین سے تقریر کو دلچسپ بنانے کی کوشش کے بجائے وقت و زمانہ کے موافق مضامین پیدا کئے جائیں تو سامعین کو دلچسپی پیدا ہو سکتی ہے خشک مضامین سننے کیلئے اب پبلک تیار نہیں رہی ہے۔ جبتک چٹخارہ دار الفاظ اور وقتی ضروریات کے متعلق مضامین نہ ہو۔ یہ اس طویل تقریر کا اثر تھا کہ نماز کے بعد بیشتر لوگ خطبہ سننے پر تیار نہ رہ سکے اور دوران خطبہ ہی میں افراتفری پیدا ہوگئی اور شور و غل شروع ہوگیا جسکے باعث صفیں ٹوٹ گئیں اور لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے اور گھروں کو روانہ ہوگئے۔ ہم کو اُمید ہے کہ امام صاحب آئندہ عید الضحیٰ کے موقع پر اسکا لحاظ رکھیں گے کہ وقت مقررہ پر نماز شروع کر دیا جائے۔ تکیہ شریف، جامع مسجد اور دیگر مساجد میں نمازیں وقت مقررہ پر شروع ہونے کی اطلاعیں ملی ہیں۔

چونکہ چاند صاف طور پر نظر آگیا تھا اور ہر خاص و عام نے چاند دیکھ لیا تھا کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ تھی لہذا چاند رات ہی سے عام طور سے لوگوں نے عید کے انتظامات شروع کر دیے تھے اور شنبہ کے دن سویرے ہی سے قصبہ میں اچھی خاصی چہل پہل شروع ہوگئی تھی اور ۸ بجے سے لوگ عیدگاہ اور مسجدوں میں نماز دوگانہ ادا کرنے کیلئے جوق جوق جانا شروع ہوگئے تھے۔

ہم اپنے مسلمان ہم وطنوں کو عید الفطر کا تہوار بخیر و خوبی اور خوشی و انبساط سے گذارنے پر دلی مبارکباد پیش کرنے کے ساتھ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُنکو ایسی سیکڑوں ہی عیدیں خوشی و خرمی سے کرنیکے مواقع عطا فرمائے اور اسلام کا بول بالا ہو۔ آمین ثم آمین۔

بعد ادائے نماز لوگ اپنے اعزہ و احباب سے ملتے جلتے اور ۲۹ روز کے بخیریت و با اطمینان گذرنے و عید کی مسرت حاصل ہونے کی مبارکبادیاں لیتے ہوئے بعد نماز عصر حسب اعلان بارہ دری جناب قاضی القضاۃ صاحب بہادر مرحوم مغفور واقع مولوی محلہ میں جمع ہوئے جسمیں ہر طبقہ و خیال کے لوگ شامل تھے۔ (باقی صفحہ ۴ پر ملاحظہ ہو)

اسلامی سیاست

(از منشی حسن ابن ضیا علوی صاحب ضیاؔ کاکوروی)

(یہ مضمون حسن ابن ضیا علوی کے اس مفصل مقالہ کا باب ہے جو اب کتابی شکل میں چھپ رہا ہے اور جسپر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ سے اول انعام مبلغ پچاس روپیہ کا آل انڈیا مقابلہ نثار میں مل چکا ہے۔ (ایڈیٹر)

(۱)

اسلامی سیاست کی ممتاز خصوصیت اسکی ہمہ گیری اور وسعت ہے دنیا کا کوئی قانون اسقدر وسیع نہیں ہے جسقدر اسلام کا قانون۔ ہر ملک والے دوسرے ملک کی سیاسی رفتار اور نظام حکومت کا مضحکہ اڑاتے ہیں اور اسپر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ اسلام کا قانون انسانی قانون نہیں ہے جو صرف حلقہ اثر تک محدود ہے وہ عالمگیر ہے اور ہر شخص پر یکساں نافذ ہونیوالا ہے اسکے نزدیک ملک نسل خاندان علم وجہل، تہذیب و جہالت کا فرق نہیں، وہ خدا کا قانون ہے خدا کی ملکیت میں ہر شے داخل ہے۔ ہر شے اسکی مخلوق اور اس کے زیر فرمان ہے وہ ہر ایک کے ساتھ یکساں انصاف کرتا ہے اور کسی قوم یا جماعت کی طرفداری نہیں کرتا۔ آفتاب روشن ہوتا ہے اپنی کرنوں سے وہ بلند ایوانوں کو بھی منور کرتا ہے اور خستہ حال جھونپڑوں کو بھی۔ مینہ وقت پر برستا ہے اور امیر و غریب سب اُس سے برابر فائدہ اُٹھاتے ہیں غرض دنیا کی ہر شے سے فائدہ حاصل کرنے کا حق قدرت نے ہر امیر و غریب کو برابر دیا ہے۔ یہی حال قانون فطرت کا بھی ہے جسے ہم اسلام کہتے ہیں اسکی نظر میں سب یکساں ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ جب اسلام کا قانون اتنا وسیع عادی اور مفید ہے تو لوگ اسپر عمل کیوں نہیں کرتے؟ کسی قانون پر عمل نہ کرنے سے اسکی جلالت لازم نہیں آتی۔ مینہ وقت پر برسے گا خواہ انسان بیج بوئے یا نہ بوئے اسی طرح قرآنی تعلیمات وہ جواہر پارے ہیں جنکی ابدی آب و تاب میں فرق نہ آئیگا خواہ ہم اُن سے فائدہ اُٹھائیں یا نہ اُٹھائیں۔ خداوند کریم کا ارشاد ہے کہ "حکم صرف اللہ کا ہے" اس قانون نے دنیا کے تمام سیاسی جھگڑوں و نظریوں کو ختم کر دیا اسنے حاکم و محکوم، شاہ و گدا، امیر و غریب، شریف و رذیل کا فرق اُٹھا دیا۔ چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا خواہ وہ ایک عالی نسب شہزادہ ہو یا ایک معمولی انسان۔ ایک مرتبہ بنی مخزوم کی ایک عورت فاطمہ بنت حبیش نے چوری کی دربار نبوت سے اسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم صادر ہو گیا۔ بعض صحابہ نے سفارش کی حضور سرور کائنات نے فرمایا کہ اگر فاطمہؓ بنت محمد بھی چوری کرتیں تو میں اُنکا بھی ہاتھ کاٹ لیتا۔ اسلام میں کوئی قانون ساز جماعت نہیں ہے صرف مجلس عاملہ ہے جسکا فرض احکام اسلام کو نافذ کرنا ہے۔ اب نہ یہاں کسی پارٹی کے برسر اقتدار آنے سے دوسری پارٹی کے مفاد کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے اور نہ زمینداروں کے اقتدار سے رعایا کاشتکار کو خطرہ ہے۔ نہ مالداروں کی اکثریت سے غریبوں کی تباہی۔ یہ مجلس عاملہ جس کا صدر انتخاب آرا سے تازیست ہوتا ہے دو جگہ ذمہ دار ہے خدا کے یہاں یہ جوابدہ ہے کیونکہ یہ اسی کا قانون ہے اور عوام کے نزدیک بھی جوابدہ ہے کیونکہ عوام کو حق انتخاب دیا گیا ہے۔ غرض اسلامی قانون اور احکام خداوندی کا نفاذ بادشاہ رعایا۔ حاکم محکوم سب پر یکساں ہے۔ اسلام نے طبقات نہیں بنائے نہ اسلام میں سلطنت ہے۔ نہ کوئی موروثی عہدہ ہے ہر شخص بقدر صلاحیت جوابدہ ہے۔ دنیاوی نظام حکومت میں جب کوئی نئی وزارت قائم ہوتی ہے یا کوئی نیا گورنر یا وائسرائے آتا ہے تو رعایا بے چین ہو جاتی ہے کہ نہ معلوم اسکی پالیسی کیا ہو اسمیں شک نہیں کہ قانون ہر گورنر اور وائسرائے کیلئے یکساں ہوتا ہے لیکن مادی قانون کی سب سے بڑی خرابی یہ ہوتی ہے کہ بمقتضائے مصلحت اسکو اختیارات خصوصی سے مسترد کیا جاسکتا ہے آجکل بھی گورنر یا وائسرائے کو وہ اختیارات حاصل ہیں جو خود مختار بادشاہوں کے ہوتے تھے اور جنکا آج مہذب دنیا مضحکہ اُڑاتی ہے۔ کوئی قانون خواہ کسی ایوان سے پاس ہو نافذ نہ ہوگا جب تک گورنر یا وائسرائے کی منظوری نہو۔ سیاست کے ایک اور پہلو کو لیجئے۔ راستبازی ایفائے عہد ایک بڑا انسانی جوہر ہے جو انفرادی معاملات اور

خانگی امور میں نہایت اہم خیال کیا جاتا ہے لیکن یہی اصول دستور سیاسی دائرہ میں جاکر بالکل بدلجاتا ہے اکثر معاہدے کئے ہی اسلئے جاتے ہیں کہ جب اپنی غرض ہو انکو توڑ دیا جائے۔ دنیاوی سیاست کی بنا قومی یا ملکی عصبیت اور خود غرضی پر ہے اسلئے اعتماد اور مفاہمت مفقود ہے اور آپس کی رقابتوں کی وجہ سے دنیا ایک جہنم زار بنی ہوئی ہے لیکن قرآن پاک کی تعلیم ہے اوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا یعنے وعدوں کو پورا کرو اسکے متعلق تم سے باز پرس ہوگی وعدہ پورا کرنے کا حکم آپسمیں لین دین وغیرہ کے متعلق ہی نہیں ہے بلکہ یہ حکم عام ہے۔ اگر کوئی مسلمان کسی غیر قوم کے ساتھ معاہدہ کرتا ہے تو بھی اسکا پورا کرنا فرض ہے۔ تاریخ اسلامی شاہد ہے کہ کبھی مسلم حکومت نے غیر مسلم حکومتوں سے معاہدہ کرکے اسکے خلاف نہیں کیا۔ فارس کا مشہور لیڈر ہرمزان جب دربار خلافت میں آیا اور اُس نے پانی مانگا تو حضرت عمرؓ نے اسکے لئے پانی منگایا اُسنے کہا کہ مجھے پانی پینے میں قتل تو نہیں کیا جائے گا آپ نے فرمایا تمہیں امان ہے اُسنے کہا کہ اب آپ مجھے امان دے چکے ہیں اسلئے قتل نہیں کرسکتے حضرت عمرؓ نے اپنے الفاظ کو پورا کیا اور اُسکی جان بخشی کردی بعد میں وہ مسلمان ہوگیا جیسا ہم اوپر بیان کرچکے ہیں۔ عدل اسلامی سیاست کی امتیازی خصوصیت ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ولا یجرمنکم شنان قوم علے ان لا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوى یعنے کسی قوم کی دشمنی تمہیں بے انصافی پر آمادہ نہ کرے۔ انصاف سے کام لینا یہ تقوے سے زیادہ قریب ہے یہاں تاکید کی جاتی ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی عدل کرو ایک اور جگہ حکم ہے ان تحکموا بالعدل یعنے انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو اس تعلیم نے مسلمانوں پر کیا اثر کیا اسکا ثبوت حضرت عمرؓ کے ایک معاہدہ سے ملیگا جسکو ہم پیش کرتے ہیں:- یہ وہ امان ہے جو خدا کے بندے امیر المومنین عمرؓ نے ایلیا والوں کو دی۔ یہ امان انکے جان و مال، گرجا، صلیب، تندرست، بیمار اور انکے تمام مذہب والوں کے لئے ہے۔ اسطرح پر کہ انکے گرجا ڈھینے سکونت کیجائے گی نہ ڈھائے جائیں گے نہ انکے احاطے میں کچھ نقصان پہونچایا جائے گا نہ انکی صلیبوں اور انکے مال میں کمی کی جائے گی۔ مذہب کے بارے میں انپر جبر نہ کیا جائے گا۔ جو کچھ اس تحریر میں ہے اُسپر خدا کا رسول خدا کا خلفا کا مسلمانوں کا ذمہ ہے بشرطیکہ یہ لوگ مقررہ جزیہ ادا کرتے رہیں الخ"۔ تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ ان معاہدوں کے خلاف کبھی نہیں کیا گیا۔ حضرت عمرؓ نے وفات کے قریب خلیفہ ہونیوالے شخص کیلئے یہ وصیت فرمائی کہ "میں اُن لوگوں کے حق میں وصیت کرتا ہوں جن کو خدا اور رسول کا ذمہ دیا گیا ہے کہ ان سے جو عہد کیا گیا ہے وہ پورا کیا جائے اور انکی حمایت میں لڑا جائے اور طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دیجائے"۔ جزیہ غیر مسلموں سے لیا جاتا تھا وہ اس شرط پر لیا جاتا تھا کہ انکی جان و مال آبرو کی حفاظت کی جائے گی چنانچہ مسلمان انکی حفاظت میں اپنی جانیں تک قربان کردیتے تھے۔ جزیہ کے وقت یہ معاہدہ ہوتا تھا اگر ہم تمہاری حفاظت کریں تو دو ورنہ نہ دو۔ یہ تھی اسلامی سیاست جسکا منبع قرآن حکیم تھا اور جسکی بنیاد عدل مساوات انسانیت اور رحم پر تھی اور جسکی مثال تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔ مہاتما گاندھی و مہاشے جواہر لال نہرو کے پرستار کانگریسی مسلمان آنکھ کھولکر دیکھیں کہ وہاں کی سیاست کا کیا رنگ ہے یا کارل مارکس کے پیرو دہریے مسلمان خدا کے وجود کے منکر بھی دیکھیں کہ انکی سیاست کیا ہے۔ کیا وہاں مسلمانوں کا خون نہیں ہوتا ہے کیا خود غرضی کا دور دورہ نہیں ہے۔ کاش مسلم لیگ والے بھی اسلامی سیاست پر عمل کرتے تو اور مسلم لیگ چمک اُٹھتی !!!

(بقیہ مضمون صفحہ (۲))

تقریباً ہر محلہ کے لوگوں نے شرکت کی تھی اور دلچسپی کا اظہار کیا۔ حاجی اسحاق علی علوی المعروف بہ ظفر الملک علوی اس اجتماع میں شرکت کیلئے خاص طور پر لکھنؤ سے آئے تھے۔ مجمع بہت اچھا تھا۔ حیدر ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا سلسلہ قریب مغرب تک جاری رہا کچھ دیر شعر و شاعری کا بھی چرچا رہا۔ حاجی مولوی مصطفےٰ احسن علوی فرہاد ایم۔ اے اور سید خورشید علی بقانے اپنے اپنے کلام سے مجمع کو م

کفایت شعاری

(ایک ذی شعور بچی کے قلم سے)

گھر کے انتظام کیلئے گھر کی منتظمہ اور مالکہ کو کفایت شعار بننا چاہیئے حسب مقدور خرچ کرو اور آمدنی سے اتنا کم خرچ کرو کہ کچھ ضرور پس انداز ہو سکے۔ جن بیبیوں میں فضول خرچی کی عادت ہوتی ہے انہیں ایک دن اسکا خمیازہ بھگتنے کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے جو بیبیاں روپیہ کی قدر نہیں کرتیں اُن کو ایک دن تنگدستی کا بھی منہ دیکھنا ہو گا۔ فضول خرچی بڑی بُری عادت ہے اسلئے کفایت شعاری سے اُسے بدل دو تاکہ آمدنی میں زیادتی اور خرچ میں کمی ہو ہر روز ایسا کھانا تیار کرو جو ہمیشہ تیار ہو سکے اتنا ہی پکاؤ جتنی کہ ضرورت ہو۔ کپڑا وہ پہنو جو ہمیشہ میسر ہو سکے۔ جائداد مکان سامان وغیرہ پر اتنا روپیہ خرچ کرو کہ ماہانہ کچھ نہ کچھ بچوں کی تعلیم و تربیت کیلئے بھی پس انداز ہو سکے اور وقت پڑنے پر معاون ہو۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض بیبیاں دوسروں کی نظروں میں ذی عزت بننے یا اعزاز حاصل کرنے کیلئے اپنی آمدنی کا بڑا حصہ زیورات اور ظاہری زیب و زینت میں خرچ کر دیتی ہیں جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انکی اولاد کپڑے لتے اور تعلیم سے محروم ہو جاتی ہے یہ بڑی سخت غلطی ہے کہ اولاد کی تعلیم و تربیت کا حق نمائش کے آراستگی میں برباد کیا جائے۔ عورت کا اصلی زیور اسکا سگھڑ پنا یا خوش انتظامی سے بسر کرنا اور اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت سے آراستہ کرنا ہے۔ پس ظاہری چمک دمک کے بجائے اولاد کو اچھی تعلیم اور تربیت سے آراستہ کرنا چاہیئے تاکہ مرنے کے بعد وہ اپنے ماں باپ کا نام روشن کر سکیں۔ دولت زیور جائداد چند دن کی بناوٹی عزت ہے ورنہ حق یہ ہے کہ گھر کی عقلمند بیویاں ہی گھر کی اصلی عزت بناتی اور رہ سکتی ہیں اور ہر کام کا نتیجہ سوچکر روپیہ خرچ کرتی ہیں گھر والی بیوی کو آمدنی و خرچ کا حساب رکھنا از بس ضروری ہے جو روزمرہ اپنے گھر میں خرچ ہوا اُسے ایک سادی کتابچہ یا کاپی میں لکھ لینا چاہیئے۔ کیونکہ خرچ کے لکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کس چیز یا سامان میں کتنا روپیہ یا زیادہ ہوا اور کس میں کم جس مد میں زیادہ خرچ ہوا اُسمیں کم کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ روزمرہ کا حساب بے کتاب اگر تحریر میں آجائے گا تو اُس سے اپنی آمدنی و خرچ کا ہر وقت صحیح اندازہ ہو سکے گا اور اپنی غلطیوں اور کمزوریوں کی اصلاح کا ذریعہ بھی ہو سکتا ہے جب کبھی فرصت کے اوقات میں اپنے پچھلے حسابات میں آمد و خرچ کا موازنہ کریں گی۔

اپنی ہموطن بزرگ بیبیوں سے بادب ملتجی ہوں کہ اس کو چھوٹا منہ اور بڑی بات سمجھ کر نظر انداز نہ فرمائیں اور اپنی ہم عمر بہنوں سے عمل کرنے کی درخواست کرتی ہوں۔

عظمت النساء بنت مولوی مظہر الدین صاحب علوی
از جالنہ (دکن)

شاہان یورپ کے توہمات

بدشگونی کے خیال سے دنیا کا کوئی حصہ خالی نہیں اور نہ کوئی قوم اس اعتقادی کمزوری سے پاک ہے۔ مشرق تو مشرق اہل مغرب بھی جو تہذیب و تمدن کے مدعی ہیں اس وہم میں گرفتار ہیں چنانچہ بڑے بڑے بادشاہ یورپ، امریکہ، جرمنی اور فرانس جیسی سلطنتوں کے مالک تاج و تخت اس اعتقادی کمزوری میں مبتلا پائے گئے ہیں۔

نپولین جس کی قوت ارادی ضرب المثل ہے اور جسکی ہمت و جرأت کا چرچا چار دانگ عالم میں ہے، قہوے کی پیالی کا چھلک جانا اسکے نزدیک نامسعود تھا اور نپولین جیسا جری اور بہادر اسکو فال بد سے تعبیر کرتا تھا۔

بہر حال اس مرض سے مغرب و مشرق میں ایک فرد بھی محفوظ نہیں صرف انبیاء کرام ہی قوت ارادی کی اس کمزوری اور وہم کی تخلیق سے بالکل محفوظ رہے ہیں۔

چند بادشاہوں کے بدشگونی کے واقعات سُن لیجئے:۔

یوگوسلافیہ کا بادشاہ الگزنڈر اول منگل کے دن کو بہت ہی

منحوس خیال کرتا تھا اور اس دن کے کسی واقعہ کو بدشگونی پر محمول کرتا اتفاق ایسا ہوا کہ وہ منگل ہی کے دن ۹ر اکتوبر کو مرسلیا میں گر کر مر گیا۔

سرویا کا بادشاہ الگزنڈر اور پیٹرس اول منگل کے دن نہ کوئی کام کرتے اور نہ سفر پر کہیں جاتے تھے انکا اعتقاد تھا کہ اس روز اگر کوئی کام کیا گیا تو ہرگز پورا نہ ہوگا اور اسکا الٹا اثر ہوگا۔

چنانچہ جنگ عظیم میں منگل کے دن شاہ سرویا کیلئے سخت مشکل کا دن تھا کیونکہ بدشگونی خیال کرتے ہوئے وہ اس روز کوئی حکم نہیں دے سکتا تھا اور نہ فوجیں نقل و حرکت کر سکتی تھیں۔

ہنری ثالث شاہ فرانس کوئی کام کرتے وقت کسی بلی کو تنہا دیکھ لیتا تو بہت ہی برا خیال کرتا تھا۔ ایک شب میں اپنی موت کا اسے یقین ہو گیا جبکہ شام کے وقت ایک سیاہ بلی اُسنے دیکھی اسوقت وہ کمرے میں بالکل تنہا تھا چنانچہ جسوقت ڈاکٹر اس کے کمرے میں داخل ہوا تو اس نے کہا۔

"اب تو میں رخصت ہو رہا ہوں۔ ساری تدبیریں بیکار ہیں کیونکہ آج میں نے شام کے وقت ایک سیاہ بلی دیکھی میں اسوقت بالکل تنہا تھا"

اور اسی شب میں اسکا انتقال ہو گیا۔

شاہ فرانس لوئس سیزدہم گلاب کے پھول دیکھ لینے کو بدشگونی سمجھتا تھا چنانچہ جس وقت کسی گلاب کے پھول پر اس کی نظر پڑ جاتی تو وہ اپنے کام چھوڑ دیتا تاکہ اس کی نحوست کا اثر اس کے کام پر نہ پڑے اسی طرح ملکہ بھی بدشگونی لیتی تھی اور جس وقت اس کی نظر کسی گلاب کے پھول پر پڑ جاتی وہ اپنے کمرے میں بند ہو کر کچھ دعائیں وغیرہ پڑھتی تاکہ نحوست کے اثر سے محفوظ ہو جائے۔

وطن کی خبریں

نوٹ:۔ اعزاء، احباب و رجال اہل وطن سے جو باہر ہیں خواہ وطن میں گذارش ہے کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں اطلاعات فرمایا کریں، داد کرکے مشکور کرتے ہیں۔ (اڈیٹر)

موسم:۔ دن کو دھوپ میں ابھی کافی گرمی محسوس ہوتی ہے۔ رات کو خنکی ہوتی ہے لیکن نومبر کے مہینے میں جیسی سردی ہونا چاہیئے وہ بات ابھی تک نہیں پیدا ہوئی ہے۔ بارش اس بار کم ہونے کا سبب معلوم ہوتا ہے رات کو صرف ایک رضائی اوڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے لحاف ابھی تک رکھے ہوئے ہیں۔ بہر حال موسم خوشگوار ہے۔

خریف کی فصل اچھی ہونا نہیں بیان کیا جاتا۔ ربیع کے لئے ایک اچھے پانی کی ضرورت کا اظہار کیا جاتا ہے خاصکر اُن مقامات پر جہاں نہر نہیں نکلی ہے۔

آب و ہوا:۔ نزلہ و زکام اور ملیریا کی شکایت سنی جاتی ہیں اور کچھ لوگوں کو میعادی بخار رہنے کا بھی حال معلوم ہوا ہے۔

ولادت:۔ الہ آباد سے اطلاع آئی ہے کہ منشی بشیر احمد علوی لقائی ناظر بی۔ اے کے گھر میں ۱۳ر اکتوبر سنہ۴۰ء (یکشنبہ) کو بمقام لکھنؤ لڑکی تولد ہوئی۔ اللہ تعالےٰ عمر دراز اور صاحب اقبال کرے۔

یوم دعا:۔ حسب ہدایت قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ، یکم نومبر کو زیر انتظام مسلم لیگ، کاکوری جامع مسجد واقع کٹرہ بازار میں قبل نماز جمعۃ الوداع منشی محب الرحمن علوی نے کثیر نمازیوں کے مجمع میں اغراض جلسہ بتلاتے ہوئے اپنی تقریر میں قائد اعظم پر پورے اعتماد کا اظہار کیا اور صدر کی مجوزہ تجویز "آزادی مسلم اقوام عالم و ممالک اسلامیہ" کی پُرزور تائید کی اور اعلان کیا کہ اگر کسی طاقت نے کسی اسلامی ملک کے خلاف معاندانہ اقدام کیا تو دنیائے اسلام عموماً اور ہم ہندوستان کے مسلمان خصوصاً اسکو عام مسلمانان ہند کے خلاف اعلان جنگ تصور کرکے جوابی قدم اُٹھانے پر مجبور ہونگے اور اپنے ہم مذہبوں کی حسب استطاعت پوری تائید و اعانت کرنا ہمارا مذہبی و اخلاقی فرض ہوگا۔ اسکی تائید

نمازیوں کے کثیر مجمع نے یک زبان ہو کر کی۔ بعد نماز نہایت خضوع و خشوع سے بارگاہ رب العزت میں دعا کی کہ اسلامی ممالک اور اسلامی حکومتوں کی خود مختاریاں و آزادیاں خارجی حملہ آور و ملکی جارحانہ دراز دستیوں سے محفوظ رہیں۔ اور ہندوستان کی واحد اسلامی حکومت ریاست حیدر آباد کی دشمنان اسلام کی مخالف ریشہ دوانیوں سے محفوظ و مامون رہنے کی بھی دعا کیگئی۔ اور گورنمنٹ برطانیہ سے ریاست کے مطالبات کے پورے کئے جانیکا پرزور مطالبہ کیا گیا۔ اسی قسم کی دعائیں دیگر مساجد میں بھی ہوئیں جنمیں نماز جمعہ ہونا معلوم ہوا۔

مسلم لیگ:۔ اطلاع ملی ہے کہ کاکوری مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے حسب ذیل تجاویز اپنے جلسہ منعقدہ ۲۲ر اکتوبر ۳۹ء میں بالاتفاق منظور کرکے اُنکے نقول و ائسرائے بہادر ہند۔ گورنر صاحب صوبہ متوسط و برار ناگپور آنریری سکریٹری صاحب آل انڈیا مسلم لیگ دہلی، آنریری سکریٹری صاحب سٹی مسلم لیگ ناگپور اور ہمدم لکھنؤ و منشور دہلی کو روانہ کی ہیں۔

تجاویز) (۱) "مسلم لیگ کاکوری کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ مسجد شطرنجی پورہ ناگپور کی پولیس کے ہاتھوں بیحرمتی اور نمازیوں پر لاٹھی چارج کے حادثہ واقعہ ۲۴ر ستمبر ۳۹ء کے خلاف اپنے سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے اور حکومت صوبہ متوسط و برار سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس واقعہ کی تحقیقات کیلئے ایک غیر جانبدار کمیشن مقرر کرے اور اس واقعہ کے ذمہ دار افسران کو ناگپور سے فوراً تبادلہ کر دے"۔ (۲) "مسلم لیگ کاکوری کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ خان بہادر نواب صدیق علیخاں ایم ایل اے (مرکزی)، ممبر آل انڈیا مسلم لیگ کونسل و رکن وفد "پاکستان" کی گرفتاری کو پولیس اور حکومت کی مسلم آزار اور منتقمانہ روش قرار دیتے ہوئے اسکے خلاف مذمت کا اظہار کرتا ہے اور نواب صاحب ممدوح کو اُنکی گرفتاری پر مبارکباد پیش کرتا ہے"۔ (۳) "مسلم لیگ کاکوری کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ حکومت ہند کو اور خصوصاً حکومت صوبہ متوسط و برار کو متنبہ کرتا ہے کہ مسجد کی بیحرمتی کی تحقیقات کی طرف سے بے اعتنائی پولیس اور حکام کے مسلم آزار طرز عمل سے چشم پوشی اور مسلمانوں کے مخلص اور ہردلعزیز رہنماؤں کی گرفتاری کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام مسلمانان ہند کے دلوں میں حکومت کیطرف سے بے اعتمادی و کشیدگی ناگوار حد تک پیدا ہو جائے اسلئے یہ جلسہ امید رکھتا ہے کہ حکومت موجودہ واقعات عالم کے مدنظر صورت حال کو بد سے بدتر ہونے دیگی اور مسلمانوں کے جائز مطالبات کو مانکر اطمینان کی فضا پیدا کر دیگی"۔

عید الفطر:۔ قصبہ و مضافات میں عید کا تہوار ۱۳ر نومبر ۳۹ء (دوشنبہ) کو نہایت امن و سکون اور خوشی و خرمی سے گذارنے کی اطلاعات آئی ہیں۔

عید کا اجتماع:۔ مثل سالہائے گذشتہ اب کی بھی اجتماع بہت کامیاب تھا اور اہل قصبہ نے اسمیں شرکت کرکے پُر رونق بنایا۔

صحت و تندرستی:۔ (۱) بیوہ مولوی زکی الدین خاں مرحوم کے تمام زخم حمایت اللہ جراح کے علاج سے اچھے ہو گئے ہیں لیکن ضعف بیحد ہے اور کچھ بے حسی بھی ہے غذا کم ہو رہی ہے۔ باریتعالیٰ رحم فرمائے۔

(۲) حاجی صدیق حسن صاحب علوی منیجر ریاست محمدی پور کے متعلق دریافت ہوا ہے کہ آنکھ بفضلہ اچھی کھلی ہے پٹی کھول دیگئی ہے خفیف سرخی باقی ہے انشاء اللہ العزیز سرخی وغیرہ رفع ہونے کے بعد بینائی صاف ہو گی۔ اسطرف سُنا ہے نزلہ کی شکایت ہو گئی تھی جسکی وجہ سے سرخی رفع ہونے میں تاخیر ہوئی یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اب نزلہ کی شکایت رفع ہو گئی ہے۔ اور ڈاکٹر نے کچھ چلنے پھرنے کی اجازت دیدی ہے۔

علالتیں:۔ (۱) والدہ منشی مشکور علی علوی کے متعلق دریافت ہوا ہے کہ گذشتہ علالت کے بعد سے انکو صحت نہیں ہوئی اور اب ورم جگر ہو گیا بواسیر کی بھی تکلیف ہے۔ طبیب معالج کے نسخوں کے استعمال سے چار پانچ دن تک اجابت نہونے سے دست آور دوائیں دیگئیں جب اُن سے بھی اجابت نہوئی تو عمل دیا گیا جس سے ۴۰۔ ۵۰ دست آ گئے ضعف و نقاہت اور بھی بڑھ گیا اور غشی طاری ہو گئی۔ اسی برس کے سن و سال میں اس کثرت سے دستوں کا آنا جبکہ علالت کی وجہ سے پہلے ہی کمزور ہو رہی تھیں۔ اندیشہ ناک ہو گیا تھا اب بفضلہ دست بند ہو گئے ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ قوت اور دفعیہ امراض کیلئے دوائیں حکیم صاحب دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مریضہ کو جلد صحت و تندرستی عطا فرمائے۔

(۲) مولوی تحسین الدین علوی بی۔ اے۔ کا علاج اب یونانی شروع ہوا ہے۔ حکیم صاحب نے ورم معدہ و جگر تشخیص کیا ہے اور آنتوں میں بھی

خرابی بتلائی ہے ضعف و نقاہت بہت ہے بخار بھی آ جاتا ہے۔ خداوند کریم رحم فرمائے اور عزیز موصوف کو صحت کاملہ عطا کرے۔

(۳) اہلیہ مولوی مقبول الدین صاحب علوی کے متعلق دریافت ہوا ہے کہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج سے شدائد میں کمی ہے۔ جب خون جسم سے خارج ہو جاتا ہے تو تکلیف میں سکون رہتا ہے۔ خدا کرے علاج مفید ہو اور مرض بالکل دفع ہو جائے۔

(۴) والدہ ضمیر الدین علوی کو ورم جگر کی شکایت ہو گئی ہے۔ لکھنؤ میں علاج ہو رہا ہے اختلاجی دورے بھی ہونے لگے ہیں۔ اللہ جلشانہ جلد صحت عطا فرمائے۔

(۵) قاضی ارشد علیخاں عباسی بی۔ اے کے اس وقت تک چالیس انجکشن ہو چکے ہیں شکایات میں کمی بتلاتے ہیں۔ دواؤں کا استعمال اور پرہیز بدستور ہے۔ آخر نومبر تک ڈاکٹر معالج کو دکھانے خیرآباد جائینگے انجکشن وغیرہ کے کورس ختم ہونے کے بعد خدا سے امید ہے کہ برادر عزیز کی شکایات انشاء اللہ پورے طور پر دفع ہو جائینگے۔

(۶) قاضی افتخار علیخاں عباسی بی۔ اے کو گذشتہ انفلوئنزا کے حملے کے بعد سے ضعف و اضمحلال میں کمی نہیں ہوئی تھی لکھنؤ ڈاکٹر عبد الحمید کو دکھلانے گئے تھے انہوں نے ہائی بلڈ پریشر تشخیص کیا ہے انھیں کا علاج ہے۔ اضمحلال میں کمی بتلاتے ہیں اور تشنجی کیفیت میں بھی تخفیف ہے۔ خداوند کریم موصوف کی تمام شکایات جلد دفع فرمائے۔

(۷) منشی علی احمد کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ انکی شکایتوں میں اب کمی ہے ضعف البتہ ابھی ہے دواؤں کا استعمال جاری ہے اللہ تعالیٰ صحت کلی عطا فرمائے بسلسلہ عید لکھنؤ سے کاکوری آئے تین چار روز رہکر واپس گئے۔

(۸) اہلیہ حاجی شفیق احمد علوی (باڈلی) کے متعلق رامپور سے اطلاع ملی ہے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں سخت علیل ہو گئی تھیں خطرناک پھوڑا نکل آیا تھا اسپتال میں داخل ہیں اور علاج ہو رہا ہے۔ اللہ جل شانہ صحت عاجلہ کاملہ عطا فرمائے۔

متفرقات:۔ (۱) ۱۴ر نومبر ۱۹۴۰ء بروز دوشنبہ شیخ شوکت علی عباسی خلف اکبر شیخ شاکر علیصاحب عباسی نے اپنی صاحبزادی کی سالگرہ کی تقریب میں صبح کو بمقام باڈلی فاتحہ سہ منی کیا تھا جسمیں اعزا و احباب نے شرکت کی اور سہ پہر کو زنانہ میں محفل میلاد حضور سرور دو عالم برپا ہوئی اور حاضرین بیبیوں کو مٹھائی تقسیم کیگئی۔

(۲) حاجی ڈاکٹر حکیم احمد علوی پنشنر سول سرجن چیف میڈیکل افسر ریاست ٹونک اور ڈاکٹر مشتاق احمد علوی ہیلتھ افسر گورکھپور آخر رمضان میں وطن آئے تھے بعد عید ۴ر نومبر کو اپنے اپنے مستقر پر واپس گئے۔

(۳) معلوم ہوا ہے کہ منشی وزیر احمد علوی بی۔ اے، تحصیلدار دو ماہ کی رخصت پر آئے ہیں اور یہ رخصت پنشن کے سلسلہ میں لی ہے لکھنؤ میں مقیم ہیں صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

(۴) مولوی نصر الدین حیدر خلف مولوی نظم الدین حیدر بی۔ اے ایل۔ ایل بی (وکیل) جو ایک سال سے ملٹری ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہو گئے ہیں اور انکا عہدہ کوارٹر ماسٹر صوبیدار کا ہے آجکل بحصول رخصت ایک ماہ وطن آئے ہوئے ہیں۔

حادثہ:۔ ہم نے دلی رنج و افسوس کے ساتھ اس خبر کو سنا کہ خلیق اختر خلف دوم مولوی نثار اشرف صاحب آف گڑھی بہلول باٹا کمپنی کی شاخ حضرت گنج لکھنؤ میں منیجر تھے ۵ار نومبر ۱۹۴۰ء کو گومتی میں ڈوب کر جان بحق ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ واقعہ اسطرح بتایا جاتا ہے کہ مرحوم ترقی کے سلسلہ میں کلکتہ جاتے ہوئے وطن آ گئے تھے اعزا و احباب کے ساتھ شکار کھیلنے گئے۔ بندوق سے شکار زخمی ہو کر دریا میں گرا مرحوم اسکو نکالنے کیلئے دریا میں کودے پھر ابھر نہ سکے لاش دوسرے دن نکالی گئی اور تجہیز و تکفین عمل میں آئی۔ معلوم ہوا ہے کہ مرحوم بہت ہونہار اور بڑے خلیق و ملنسار تھے ہمکو اس حادثہ عظیم میں مولوی نثار اشرف صاحب سے دلی ہمدردی ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور بوڑھے والدین کو صبر و سکون کی توفیق عطا کرے۔

ریاست حیدرآباد کی اطلاعات:۔ (۱) بڑی خوشی ہوئی کہ ڈاکٹر مسعود حسن صدیقی کا تقرر ریاست حیدرآباد میں ہو گیا اور ضلع عثمان آباد میں تعینات ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے۔

(۲) دلی مسرت ہے کہ منشی مبین احمد علوی کی تنخواہ میں گریڈ کی ترقی ہوئی خدا مبارک کرے اور جلد مزید ترقی کی اطلاع آئے۔ موصوف کی ۳

[illegible]

(سید محمد مشیر الدین نے یونائیٹڈ انڈیا برقی پریس لکھنؤ میں باہتمام سید توسل حسین چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار مولوی محلہ دلال (علی) کاکوری سے شائع کیا)